نذیر احمد سلفی

راہ نجات! کتاب اللہ سنت رسول اللہ

سب سے بڑی نعمت علم نافع اور عمل صالح ہے ۔ اور علم نافع وہ علم ہے جس میں افعال عباد کے لئے معیار اور اصول متعین ہیں ۔ رسول ہاشمی کا علم چونکہ براہ راست علم الٰہی سے مستفاد ہے ۔ اس لئے وہی وہ چشمہ صافی ہے کہ جس سے تشنگان علم وادراک اپنی پیاس بجھا سکتے ہیں ' ائمہ کرام کی کامیابی کا راز بھی اس امر میں مضمر ہے کہ انہوں نے علم و ادراک کے اسی منبع سے کسب فیض کیا ۔ علم و ادراک جستجوئے دلیل کا دوسرا نام ہے اور تقلید میں چونکہ دلائل سے تعرض نہیں کیا جاتا ۔ اس لئے اس کو کسی طرح بھی علم نہیں کہہ سکتے ۔

سب سے زیادہ طلب و رغبت کے لائق اور دوڑ کر لپکنے کے قابل وہ چیز ہے ۔ جس سے دین و دنیا سنور جائے جو تجارت و سعادت کی دلیل بن جائے ایسی چیز علم نافع اور عمل صالح ہے بغیر ان دونوں باتوں کے چھٹکارا ناممکن اور سعادت کا حاصل ہونا محال ہے ۔ جسے علم و عمل حاصل ہو گیا یقین مانو کہ وہ کامیاب و کامران ہو گیا ۔ اور جو ان دونوں سے محروم رہا وہ بدنصیب تمام نعمتوں سے محروم رہا ۔ ان کا حاصل ہونا انسان کو مرحوم یعنی رحمت حاصل کرنے والا اور ان کا نہ حاصل کرنا انسان کو محروم یعنی خالی ہاتھ رہ جانے والا بنا دیتا ہے ۔ نیک بد ' برے بھلے ' ظالم و مظلوم 'گمراہ و نیک میں فرق ان دو چیزوں سے ہی ہو سکتا ہے ۔ علم چونکہ عمل کا ساتھی ہے اور اس کی فضیلت اس کے معلومات کی فضیلت کے تابع ہے ۔ اس لئے دنیا جہان کے تمام علموں سے بہتر علم علم توحید ہے اور سب سے فائدہ مند علم وہ ہے جس کا تعلق افعال عباد کے احکام و مسائل سے ہے ۔ ان دونوں روشنیوں کے حاصل کرنے کی راہ جس کی اطاعت و پیروی کی تمام کتب سماویہ میں تائید کی گئی ہو ۔ ایسی ذات سوائے صادق و مصدوق محمد عربی کے کوئی اور نہیں ۔ آپ اپنی طرف سے کسی شرعی معاملے میں بولتے ہی نہیں تھے جو کچھ ارشاد فرماتے وہ وحی خدا سے ہی فرماتے تھے ۔

محمد عربی رسول ہاشمی سے اس علم کا حاصل کرنا دو طرح ہو سکتا ہے ظاہر ہے براہ راست تو یہ دولت صرف صحابہ کرامؓ کو ہی نصیب ہوئی ۔ وہ اس دولت سے مالا مال ہو گئے اور اس عظمت سے نہال ہو گئے اور ان کے بعد کون ہے جو ان کے مقام تک پہنچ سکے !

اب تو بزرگ وہ ہیں جو ان کی صحیح راہ کی پیروی کریں اور بد نصیب ہیں وہ جو ان کی راہ سے ادھر ادھر ہو جائیں ایسے لوگ پریشان ہو کر مارے مارے پھریں گے ۔ ہے کوئی ایسی خصلت خیر جو صحابہؓ کے ہاتھوں چھوٹ گئی ہو ؟ ہے کوئی ایسا نیک طریقہ جس سے وہ انجان رہے ہوں ؟

واللہ ! نہر حیات کے بیچوں بیچ سے صاف ستھرا پانی انہوں نے ہی پیا ۔ قصہ اسلام کی بنیادیں انہی کے مبارک ہاتھوں سے استوار ہوئیں ۔ نہایت عدل و انصاف کے ساتھ ان بزرگوں نے دنیا کے دل قرآن اور حدیث سے اور دنیا کے ملک تیغ و سنان سے فتح کئے ۔ اور جو ارشادات و فرامین شمع نبوت سے انہوں نے لئے اس سے تابعین کے دلوں کو منور کر گئے ۔

ان ارشادات اور فرامین کو ان کی اس سند سے بہتر صحیح اور بلند درجہ کوئی سند ہو سکتی ہے ؟ انہوں نے رسول اکرمؐ سے لیا ' اور رسول اکرمؐ نے جبرئیل امین سے ' اور جبرئیل نے رب العلمین سے لیا ۔ ان کے اس سچے فرمان کے صدقے جائیں کہ فرماتے تھے کہ یہ عہد ہم نے رسول اللہ سے لیا اور یہی عہد ہم نے تم سے لیا ۔ یہ فرمان ہمیں محمد رسول اللہ سے پہنچا اور ہم نے تمہیں پہنچایا ۔

اللہ تعالیٰ ان تابعین پر بھی رحم و کرم فرمائے جو ان کے مضبوط راستے پر لوہے کی دیوار بن کر جم گئے ۔ اور صراط مستقیم پر ان کے نشانات قدم پر قدم رکھتے ہوئے چلتے رہے ۔

اے رب العلمین ! تو اپنی بے شمار رحمتیں ان تبع تابعین پر بھی نازل فرما جو اس قرآن و حدیث کے مسلک پر تابعین کے تابع رہے ۔ اور سچی بات پر چلے سچ ہے کہ یہ

نسبت تابعین کے تبع تابعین کی تعداد کم رہی ۔ اور یہ تو خدائے رب العالمین فرما ہی چکا تھا کہ " پہلوں میں بہت ہیں اور پچھلوں میں تھوڑے ہیں " پھر چوتھا زمانہ آتا ہے کہ وہ بھی باعتبار ایک صحیح حدیث کے " خیر القرون " میں شمار ہوتا ہے ان کے دلوں میں اور ان کی آنکھوں میں اللہ تعالیٰ کا دین اسلام بہت ہی بلند تھا ۔ کہ وہ رائے کو یا عقل کو یا تقلید کو یا قیاس کو اس پر مقدم کریں ۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی مقبولیت کا شہرہ چار وانگ عالم میں پھیل گیا ۔ اور رب تعالیٰ نے ان کا ذکر جمیل ان کے بعد بھی جاری رکھا ۔

پھر ان کے تابعداروں کی جماعت تو ان کی اتباع میں انہی کے مطابق رہی ' اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی اور انہوں نے اپنا طریقہ وہی رکھا جس پر ان بزرگوں کو پایا تھا ۔ کسی کی طرف داری کا تعصب ان میں نام کو نہ تھا حق کا منہ جدھر پاتے اپنا منہ بھی اسی طرف کر لیتے حق کا دامن تھامے رہتے حدیث رسول میں سنتے ہی پروانہ وار جھوم جھوم کر آتے اور جھرمٹ لگا کر بیٹھ جاتے ۔ جانتے تھے اور مانتے تھے عقیدہ رکھتے تھے اور عمل بھی کہ قرآن و حدیث کے مقابلے پر کسی انسان کا قول نہیں لایا جا سکتا ۔ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کا مقابلہ رائے و قیاس سے کرنا اس کی توہین و حقارت ہے ۔ !!

آداب زمانہ کروٹ لیتا ہے اور وہ لوگ آتے ہیں جنہوں نے پھوٹ اور تفریق ڈال دی جدا جدا گروہ بندیاں کر دیں ۔ اور اپنے اپنے جداگانہ اصول و فروع پر خوشی خوشی جم گئے ۔ دین اسلام کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے ۔ ان میں سب سے بڑا دیندار وہ سمجھا جانے لگا جو سب سے زیادہ اپنے مذہب پر متعصب ہو ۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ تعصب ہی انہوں نے اپنی اصلی پونجی بنا لی ۔ ساتھ ہی ایک جماعت اس زمانے میں وہ بھی نکلی ۔ جس نے صرف تقلید کرنے پر ہی قناعت کر لی ۔ اور آواز اٹھائی کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو اس مذہب پر پایا ۔ لہٰذا ہم تو انہی کی روش پر قربان ہوں گے ۔ یہ دونوں فرقے دین اسلام سے کوسوں دور جا پڑے ۔

امام شافعیؒ کا فرمان ہے کہ مسلمانوں کے اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ جس کے پاس سنت رسولؐ ظاہر ہو جائے اس پر حرام ہے کہ وہ اسے کسی قول کی وجہ سے جو اس کے خلاف ہو چھوڑ دے۔ امام ابو عمر کا فرمان ہے کہ لوگوں کا اجماع ہے اس بات پر کہ مقلد کا شمار اہل علم میں نہیں ہو سکتا۔ علم تو نام ہے دلیل کے ساتھ حق کو پہچاننے کا۔

فی الواقع امام صاحب کا یہ فرمان نہایت ہی درست ہے۔ علم نام ہے اس معرفت کا جو دلیل سے حاصل ہوئی ہو۔ اور تقلید نام ہے بے دلیلی کا۔ تقلید کا علم سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ اس تقلید اور اس تعصب نے ان دونوں کو انبیا کی میراث سے محروم کر دیا۔ انبیا کا ورثہ درہم و دینار نہیں۔ بلکہ ان کا ورثہ علم ہے۔ فی الواقع وارث رسول وہ ہو سکتے ہیں جو علم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے شیدا ہوں یہی خوش نصیب لوگ ہیں جن کے حصے میں بڑی دولت آئی۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اسی میں ہماری راہ نجات ہے۔